

سالانہ قیمت تین روپیہ آٹھ آنہ (۸/۳)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

پروفیسر محمد اسمٰعیل صاحب ایم۔اے۔ ایڈیٹر انچیف
۱۴ وارث روڈ۔ لاہور

پادری غلام مسیح صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر
میکلوڈ روڈ۔ لاہور

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔اے۔ مینیجر
ایمپرس روڈ۔ لاہور

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر وغیرہ بنام مینیجر صاحب ہونا چاہئے تمام مضامین و اشتہارات وغیرہ برائے اندراج کاغذ کے ایک طرف تحریر کر کے دفتر نور افشاں میکلوڈ روڈ لاہور کے پتہ پر ارسال فرمایا کریں۔

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

جلد ۴۵	ہفتہ وار بروز جمعہ لاہور سے شائع ہوتا ہے۔ ۱۴ مئی ۱۹۲۶ء	نمبر ۲۰

اونچ نیچ

ہم ذیل میں مسٹر صابر کی نظم ہدیہ ناظرین کرتے ہیں جو آپ کے شاعرانہ انتخاب کا بہترین و افضل ترین نمونہ ہے۔ اس میں یہ کمال عیاں ہے کہ آپ نے امر واقعی کو لیکر اس طرح ادا کیا ہے کہ ہندوستان میں مشنری خدمات کی تصویر اتار دی ہے۔ پھر بھی بیان ایسا سادہ اور عام فہم ہے کہ بچے بھی سمجھ سکینگے۔ ہمیں امید ہے کہ مسٹر صابر کی یہ نظم اردو فہم آبادی میں بچوں اور جوانوں کے دل و دماغ میں ضرور جگہ پائیگی اور مشنری صاحبان اسے آب زر سے لکھوا کر اپنے کمروں کی آرایش بنائینگے۔ اور اس کے اپنی زبانوں میں تراجم کرا کر مزید شائع فرمائینگے۔ مسلم و مسیحی بچے اسے گلیوں میں۔ مدارس میں۔ مجالس میں سنایا اور گایا کرینگے۔ ایڈیٹر۔

تھی کسی گاؤں میں بیوہ اک غریب
اور رکھتی تھی دو بچے بدنصیب
ایک تو لڑکا تھا اور تھی دوسری
لڑکی۔ اُن دونوں میں اُلفت خوب تھی
ایک دن ناگاہ اُن کی ماں غریب
ہو گئی بیمار اور حالت عجیب
پاس بُلوا کر لگی کہنے اُنہیں
ہائے بچو کس کو میں سونپوں تمہیں
لوگ ہیں سب اونچ اور ہم نیچ ذات
ہے مجھے ڈر کوئی نہ پوچھیگا بات
سونپتی ہوں تم کو بچو رام کو
اتنا کہکر سو گئی آرام کو
جبکہ دیکھا بچوں نے ماں مر گئی
داغ فرقت اپنا دل پہ دھر گئی
رو کے کہتے تھے ہوا ہم پر ستم
بھول جائیں ہے نہیں ایسا غم
درد وا اے بھائی ہو ہم ہیں یتیم
اونچے لوگو باپ ہو تم مائی ہو
بیکسوں کی کون سنتا ہے فغاں
ناگہاں رحم اُن پہ اک کو آگیا
دربدر کے پھیرا ان بچوں کو
لیک وائے شومی قسمت وہاں
بھیک تب وہ مانگتے تھے دربدر
پھرتے پھرتے آئے ایک برہمن کے پاس
پر نہ آیا رحم پنڈت جی کو بھی
اور کہا تم نیچ ہو۔ جاؤ ابھی
دیکھئے طالع کہ اُن کو راہ پر
رو کے بولے بچے اے مس صاحبہ جی
پس ہیں مس صاحبہ نے پیار سے
جب لگیں جانے وہاں سے اپنے گھر
اور کہا ہم کو بھی لے چلیں
آخرت مس صاحبہ نے باخوشی
دونوں بہن بھائی تب پڑھنے لگے
دونوں وہ بالغ ہوئے پڑھ لکھ کے جب
باپ ہے نہ ماں رہی ہم ہیں یتیم
گرچہ اونچی ذات ہے پر بھائی ہو
کون کس کا باپ بھائی کون ماں
ماں کو اپنے خرچ سے دفنا دیا
تا کوئی بھی حامی ان بچوں کا ہو۔
ایک بھی نکلا نہ ہائے مہرباں
پاؤں میں چھالے پڑے اور خاک سر
اُس سے کچھ پانے کی لیکر دل میں آس
دور ہی سے دیکھ کر دھتکار دی
پھر یہاں ہرگز نہیں آنا کبھی
ایک مس صاحب کہیں آئیں نظر
بھوک سے ہم دونوں کے جاتے ہیں جی
کھانے کو کچھ دے دیا بازار سے
ہچکیاں لینے لگے وہ چشم تر
دو دانہ اپنے کو ہم سے ہونے دیں۔
اپنے مدرسہ میں جگہ اُن کو دی
خوف عیسٰی میں بھی وہ بڑھنے لگے
پاک بپتسمہ کو آئے گرجہ تب

بن کے عیسائی ہوئے وہ سرخرو
لڑکی تو کالج گئی باکرو فر
اپنے ہی گاؤں میں تب وہ آگئی
جب سُنا برہمن نے آئی ڈاکٹر
اور کہا مس صاحب جی دیکھیں
ڈاکٹرنی نے کہا عیسیٰ مسیح
ہے یقیں اس کو شفا وہ دیویگا
ڈاکٹرنی کی دوا کچھ بھا گئی
اب وہی برہمن کی بیوی آتی ہے
پیار کرتی ہے اُسے پھسلاتی ہے
رہ سکی نہ ڈاکٹرنی آخرش
میم ہی پیاری وہی ہوں نیچ ذات
بھیک جو کہ مانگتی تھی در بدر
مجھ پہ اُس منجی نے اب الطاف کی
نیچ جو تھی اُس کو اونچا کر دیا
اونچی جاتی کے تم اے بھائیو
خُون اک ہی سے ہیں پیدا کیا
ہے دعا میری بہن اور بھائیو
اونچ ہو یا نیچ جو یاں آئیگا
کیوں پڑا سوتا ہے اے ہندوستاں
جاگ تا کہ اب بھی وقت خیر ہے
مان لے عیسےٰ مسیح کو راہبر
ہو برہمن ویش شودر چھتری
آج ہی ایماں مسیح پر لائیں وہ
احمدی اور سب مسلماں بھائی بھی
بے شبہ جنت میں سیدھے جائینگے
اُمت عیسےٰ کا رتبہ اور ہے
اک فقط ہے شافع محشر مسیح
اُس پہ جو ایمان دل سے لائیگا
اے مسیح سُن صدا بر لاچار کی

کھنچ گئی تصویر عیسےٰ ہو بہو
بن کے آئی عورتوں کی ڈاکٹر
تھی جو بے عزت وہ عزت پاگئی
لایا اپنی برہمنی کو زود تر
اس کو صحت کی دوا بھی اچھی دیں
ہے فقط اک ڈاکٹر وہ ہی صحیح
دل میں اپنے اک نور آتو شک نہ لا
چند ہی دن میں شفا وہ پاگئی
اور پیار سے ہاتھ ساتھ اپنے لاتی ہے
کھاتی ہے خود بھی اُسے کھلواتی ہے
کہہ دیا اے برہمنی اے حور وش
جسکی کوئی دم نہ تم پوچھتی تھی بات
مہرباں اُس پر ہُوا رب کا پسر
جان اپنی واسطے میرے بھی دی
اور اپنی پاک روح سے بھر دیا
نیچ مت ہرگز کسی کو جانیو
کیا بدن سے ہے کہیں ناخن جُدا
شرن سب عیسیٰ مسیح کی آئیو
موکش وہ عیسیٰ مسیح میں پائیگا
رائیگاں کیوں عمر کھوتا دستاں
اور بہار آئی ہے وقت سیر ہے
چھوڑ باطل تک تو اُسکی راہ پر
ان سبھوں کی ہے اسی میں بہتری
موکش کو عیسیٰ مسیح میں پائیں وہ
لائیں گر ایماں مسیح پر باخوشی
تاج نورانی وہاں وہ پائینگے
قابل فخر اور جائے غور ہے
ہے کلام اللہ سے ثابت اور صحیح
بے شبہ جنت میں سیدھا جائیگا
ہے اسے خواہش ترے دیدار کی

دے دوا اس عشق کے آزار کی　　ہے عرض اس ہجر کے بیمار کی
ہے تمنا تیرے عاشق زار کی
اے مسیح سُن صدا بر لاچار کی

راقم۔ ایم۔ آر جبیں صدا پر اوریر

استفسار متعلقہ ارض گوالیار

استفسار ہذا نہایت ضروری اور واجب ہے قوی امید ہے کہ اس کا جواب باصواب دیا جائیگا۔ ایڈیٹر۔

نور افشاں میں مسٹر دانیل صاحب کی پنجاب انڈین کرسچن کانفرنس کالونی گوالیار کی خبر فرحت اثر و نوید جانفزا کو پڑھ کر پنجابی مسیحیوں کی جنکا گذارہ محض قلبہ رانی و کاشتکاری پر موقوف ہے باچھیں کھل گئیں۔ تمام حلقہ میں آناً فاناً بجلی کی طرح یہ بات پھیل گئی اور اُنہوں نے ملکر ایک پنچایت کی۔ باتفاق رائے فیصلہ ہو گیا کہ بیل۔ ہل اور نیدہ وغیرہ فروخت کر کے بال بچوں اور ضروری سامان کے لئے سفر خرچ و زاد راہ کا انتظام کر کے سب کے سب گوالیار پہنچ جائیں اور جن کے ہاں سفر خرچ نہیں ہے وہ پیدل ہی چلے جائیں تاکہ سیپ کی آفت سے نجات مل جائے۔ کیونکہ پنجاب میں تو امیر مسیحی بھی دس بیس ہزار روپیہ فی مربعہ خرچ کرنے کی بساط نہیں رکھتے۔

جب روانہ ہونے لگے

تو خانیوال کی بار کا ایک مصیبت زدہ بولا کہ بھئی دو چار باتیں قابل دریافت ہیں مہربانی سے سمجھا دیجئے۔ اس پر سب لوگ جو کہ ہزاروں کی تعداد میں تھے۔ اس کے سوالات کو سننے کے لئے ہمہ تن گوش بنکر بیٹھ گئے اور وہ بولا۔

(۱) گوالیار میں زمین متذکرہ میں اس وقت کتنی فصلیں پیدا ہوتی ہیں۔

(۲) اور اگر یہ تمام زمین اب تک غیر آباد پڑی ہے تو کیوں؟

(۳) یہ جگہ ریلوے سٹیشن سے کس قدر دور؟

(۴) کیا ریاستی باشندوں کو کاشتکاری کا شوق نہیں ہے؟

(۵) یا کیا ریاست میں کاشتکاری کے لئے باشندے نہیں ہیں؟

(۶) اس زمین میں کس کس قسم کے درخت اور جھاڑیاں ہیں یا سنسان چٹیل میدان پڑا ہے؟

(۷) کیا میں موجودہ ہل اور بیل فروخت کر دوں۔ کیونکہ بیل۔ ہل اور تخم تو کانفرنس کی طرف سے ملتا ہے۔

(۸) پیسہ والے کے ۲۵۰ روپے اور میرے ۱۰۰ روپے میں سے کتنا سنٹرل بنک اپنے

دیکھو صلا



نور افشاں

مطبوعہ ۱۴ مئی ۱۹۲۶ء

مسیحیت میں قومیت کی نفی ہے

پیغام صلح کی روش گو ابتدا ہی سے مسیحیت کے مقابل فساد انگیز رہی ہے پر چند اشاعتوں سے غیر معمولی ترچھا پن ظاہر کر رہا ہے۔ یہاں سیدھی سادی باتوں پر بھی بگڑ جاتا ہے۔ ہم نے نور افشاں کی اشاعت قریبہ میں لکھا تھا کہ مسیحیت میں قومیت کوئی چیز نہیں ہے۔ اس پر آپ لکھتے ہیں کہ

مسیحی معاصر نور افشاں لکھتا ہے کہ مسیحیت میں قومیت کوئی چیز نہیں ہے ہر قوم کا آدمی خدا کی صورت پر ہے۔ لیکن ایک صاحب پوچھتے ہیں کہ حضرت مسیح نے کنعانی عورت کو کیوں یہ کہا تھا؟ کہ لڑکوں کی روٹی لیکر کتوں کو ڈال دینی اچھی نہیں۔ اگر واقعی مسیحیت میں قومیت کوئی چیز نہیں تو یہ نئی روشنی کا اثر ہے۔ ورنہ خداوند یسوع مسیح کی اولڈ فیشن مسیحیت میں تو یہ بات موجود تھی۔

نور افشاں۔ جواب میں گذارش ہے کہ بندہ پرور اگر تمام انجیل میں ہمارے دعوے کی نفی ہیں... آپ کے پاس صرف کنعانی عورت کا حوالہ ہی ہے تو بھی آپ کو ہم پر معترض ہونے میں کوئی حق بجانب قرار نہیں دے سکتا۔ کیونکہ اسی حوالہ میں آپ کے ..... اعتراض کی لغویت ظاہر ہے۔ کیونکہ یسوع مسیح نے کنعانی عورت کو کنعانی جانتے ہوئے اس کی مراد کو پورا کر کے آپ جیسے روشن دماغوں کے منہ کو بند فرما دیا تھا۔ یعنی اگر یسوع مسیح کی مسیحیت میں قومیت کوئی چیز ہوتی تو وہ لڑکوں کی روٹی کتوں کو نہ کھلاتے۔ پر یسوع مسیح نے لڑکوں کی روٹی کتوں کو ضرور کھلائی۔ لہٰذا یسوع مسیح کی مسیحیت میں کُتے بھی بشرط ایمان لڑکے تھے۔

صنف نازک اور مسیحیت

پھر آپ کوکب ہند لکھنؤ کے کسی راسخ العقیدہ مسیحی کے بیان پر چراغ پا ہوکر اور پھر حنفی المذہب اور اس پر احمدی ہوکر عجب انداز سے صنف نازک کو مسیحیت سے زیادہ عزت و مرتبہ دینے کے لئے نکلے ہیں۔ ہمیں صنف نازک سے آپ کی جھوٹی ہمدردی دیکھکر تعجب ہوتا ہے کہ ایک احمدی کو صنف نازک کی رذالت سے رہائی کی سوجھے ابھی کچھ احمدیت یا حنفیت سے صنف نازک کی فضیلت دکھاتا تھی، تب تو ہم بھی مانتے۔ پر آپ یہ فضیلت لاتے کہاں سے؟ ذیل کی عبارت میں کچھ کہکر رہ گئے ہیں جو ۵ مئی کی اشاعت میں مسطور ہے۔ آپ لکھتے ہیں۔

گناہ عورت سے پیدا ہوا ہے۔ یہ عیسائیت کی تعلیم ہے۔ اسی بنا پر ایوب کی کتاب میں کہا گیا ہو کہ وہ جو عورت سے پیدا ہوا ہے کیونکر پاک ٹھہرے صنف لطیف کے متعلق اس قسم کے ذلت آمیز احکام صرف توریت ہی میں نہیں بلکہ اناجیل میں بھی پائے جاتے ہیں۔ گو آج مغربی عیسائی دنیا نے عملی طور پر ان احکام کو پس پشت پھینک رکھا ہے لیکن پرانی وضع کے عیسائی ان کی قدامت پر محکم یقین رکھتے ہیں۔ چنانچہ ایک راسخ العقیدہ مسیحی نے ایک مسیحی کانفرنس میں اناجیل کے ایسے احکام کی خلاف ورزی ہوتے دیکھ کر اخبار کوکب ہند لکھنؤ میں حیرت کا اظہار کیا ہے وہ لکھتا ہے:

میں نے دیکھا کہ لیڈیز لوگ عبادت اور کانفرنس کے جلسوں میں ننگے سر بیٹھتی ہیں جیسے مرد لوگ۔ میں نے چھ دن تک برابر یہ بات دیکھی اور بڑا تعجب کیا۔ کیونکہ پاک کلام کے بالکل خلاف ہے۔ غور کیجئے ۱ کرنتھیوں ۱۱ باب ۳ سے ۱۶ آیت تک۔ دوسری بات یہ ہے کہ پاک کلام میں لکھا ہے کہ عورت کلیسیا کے مجمع میں خاموش رہے۔ کیونکہ اسے بولنے کا حکم نہیں۔ ۱ کرنتھیوں ۱۴ باب ۳۴ و ۳۵ آیت۔ مگر میں نے برعکس اس کے یہ دیکھا اور آپ صاحبان بھی جانتے ہیں کہ بہت سی ہندوستانی اور ولائتی لیڈیز جلسوں میں منادی کرتیں، لیکچر دیتیں، گرجوں میں نصیحت کرتی ہیں یہ کیا بات ہے؟ کلام خدا تو کچھ اور کہتا ہے۔

نور افشاں۔ کوکب ہند کا راسخ العقیدہ مسیحی نو اپنی محدود واقفیت کی وجہ سے اس بات پر حیران ہوا کہ آجکل لیڈیز اور ہندوستانی مستورات مجمعوں میں لکچر دیتی ہیں۔ کیونکہ انجیل سامری عورت کو بھی کام کرنے دکھا کر اُس کے ایمان اور خدمت کی خوبی کا اعتراف کرتی اب بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ جس کا خیال کوکب ہند کے نامہ نگار کے ذہن میں نہیں آیا۔ اس کے سوا نامہ نگار کوکب نے پولس رسول کے کلام کو سمجھنے کی بھی تکلیف نہیں اٹھائی کیونکہ ۱ کرنتھیوں ۱۱: ۳ - ۱۶ و ۱۴: ۳۴ و ۳۵ میں رسول نے ایک دستور بد کی جو کہ فقط واقع یورپ کے مسیحیوں میں جاری تھا اصلاح بیشک کی تھی جس میں مسیحی نگاہ میں بیحیائی پائی جاتی تھی۔ یہ دستور بد یونانیوں کے پرانے دستورات کا حصہ تھا۔ جو بت پرستوں میں عام تھا۔ پس رسول کا یہ اصلاحی کلام کوئی اس زمانہ کے مسیحیوں کے لئے یا بعد کے مسیحیوں کے لئے ... شرع یا قانون نہ تھا۔ اس کا اطلاق صرف اس جگہ ہو سکتا ہے جہاں یونانیوں کے دست[illegible] بد کی برائیاں موجود ہوں۔ مگر عورت کا صرف جلسو[illegible] منادی کرنا، لیکچر دینا، نصیحت کرنا مسیحیت میں [illegible] نہیں کیا گیا۔ مسیحیت نے تو عورتوں کو منصب [illegible] دینی عہدوں پر ممتاز کر دکھایا ہے۔ ملاحظہ [illegible]

لوقا ۱: ۲۶-۳۸ تک اعمال ۲۱: ۸-۹ تک۔ پس یہ تو آپ کے راسخ العقیدہ مسیحی کی غلط بیانی کی اصلاح ہوئی اب آپ فرمائیں کہ آپ کی غلط بیانی کے جواب میں کیا لکھا جائے۔ اگر آپ اپنی غلط بیانی کی تردید کے متحمل ہو سکتے ہیں تو پیشتر اپنے نوٹ کی ذیل کی باتوں کا حوالہ نقل فرمائیں۔ پھر ہم سے جواب کا مطالبہ کریں۔ گناہ عورت سے پیدا ہوا ہے۔

اسی بنا پر ایوب کی کتاب میں کہا گیا ہے کہ وہ جو عورت سے پیدا ہوا ہے کیونکر پاک ٹھہرے۔ صنف لطیف کے متعلق اسی قسم کے ذلت آمیز احکام... اناجیل میں بھی پائے جاتے ہیں۔

پیغام صلح کو مشورہ

ہمعصر پیغام صلح آج تک مسیحیت کے مقابل اسلام کی فضیلت کے راگ گاتا آیا ہے۔ لیکن وہ آج تک اپنے اسلام کی تشریح و توضیح سے عاجز و لاچار رہا ہے۔ کیا ہم اپنے معزز ہمعصر سے دریافت کر سکتے ہیں کہ اس کے اسلام سے اس کی کیا مراد ہے؟ اگر اس سے اس کی مراد احمدیت ہو تو پھر لاہوری احمدیت اور قادیانی احمدیت میں کیوں دن رات کی نسبت ہے؟ اس میں کس وجہ سے باہمی تخالف و تضاد ہے۔ اگر اسلام سے مراد غیر احمدی مسلمانوں کا اسلام ہو تو پھر احمدیت کی مردود صورتوں کی کیا قدر و منزلت ہے یا غیر احمدی مسلمانوں کے اسلام کی ۳۸۰ اسلامی صورتوں کی بابت ہمعصر کا کیا فیصلہ ہے؟ باوجود اس کے کہ اسلام کا مفہوم خود مدعیان اسلام پر مشتبہ ہے۔ پھر پیغام صلح کون سے اسلام کی فضیلت کے اپنی [illegible] راگ گایا کرتا ہے؟ کون سے اسلام کے فضائل [illegible] مقابل مسیحیت کی توہین و مخالفت پر کمربستہ رہتا [illegible] آپ کا وہی اسلام نہیں جس کے مجدد مرزا [illegible] تے۔ کیا کسی احمدی میں یہ توفیق ہے کہ وہ [illegible] تجدید کو جزو اسلام ثابت کرے پھر کیا

آپ بتلا سکتے ہیں کہ اسلام میں مرزے..... افغان سید، راجپوت، دُھنئے، تیلی، رائیں، جولاہے، موچی خوجے، ککیزئی وغیرہ ذاتیں اور قومیں کہاں سے آگئی ہیں اور اسلام میں کیوں ان کی ہستی مانی جا رہی ہے؟ اگر آپ ان مشکلات کو حل کرنے میں وقت صرف کیا کریں تو کیا بہتر نہ ہو؟

ٹیریٹوریل فورس میں پنجابی مسیحیوں کی ضرورت

پنجابی مسیحی جوانو! یہ ایک نادر موقع ہے کہ جس سے تم میں سے صرف ۹۳ جوان فائدہ اُٹھا سکتے ہیں۔ ٹیریٹوریل فورس کی صرف ۹۳ آسامیاں خالی ہیں جو صرف پنجابی مسیحی جوانوں سے پُر کی جا سکتی ہیں۔ وقت کو غنیمت جان کر قوم اور ملک کی عزت و خدمت کے لئے جلدان آسامیوں کو بھر دو۔ جو جوان ٹیریٹوریل فورس کی ان جگہوں کو بھرنا چاہتے ہوں وہ جناب مسٹر ایس۔ پی۔ سنگھا۔ ۷ راجپور روڈ دہلی سے خط و کتابت کریں۔

پیلوڈوا مسیحی جماعت کی ایک درخواست

پیلوڈوا ریاست کوٹہ راجپوتانہ کی مسیحی جماعت کو ایک عبادت خانہ کی سخت ضرورت ہے۔ جسے وہ تعمیر کیا چاہتی ہے۔ اس کے لئے ۱۲۰۰۰ ہزار روپیہ کے خرچ کا تخمینہ کیا گیا ہے۔ چرچ کمیٹی نے اپنے چرچ کے ممبروں سے ۱۴۰۰ روپیہ چندہ جمع کر لیا ہے جو غریب جماعت ہونے کی وجہ سے زیادہ نہیں دے سکتے ہیں۔ اس وجہ سے پادری ایس۔ رام پاسٹر اور بی۔ رام لعل۔ ایف مسیح ایچ۔ ایم۔ مسٹر ایم۔ او۔ لنڈے۔ مسٹر ڈی۔ لیٹن۔ مسٹر جے ڈیوڈ ممبران چرچ کمیٹی نے دیگر مسیحی جماعتوں اور مسیحیوں سے امداد کی درخواست کی ہے کہ وہ اپنی سخاوت سے اُنکی کمی کو پورا کریں۔ ہم مسیحی پبلک سے التماس کرتے ہیں کہ وہ خداوند کے جلال کیلئے اس مسیحی جماعت کی ضرور مدد فرمائیں پتہ ذیل پر اپنی امداد روانہ فرمائیں۔ پادری ایس رام پاسٹر۔ پوسٹ آفس پیلوڈوا اٹیہ اترو کوٹہ ریاست راجپوتانہ۔

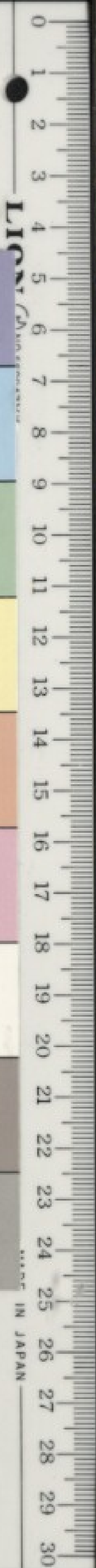
ہند کی خلافت کمیٹی کی بیداری

کلکتہ کے فساد میں مسلمانوں کے جان و مال کا جو عظیم نقصان ہوا ہے اس سے ہند کے مسلمانوں میں جوش و خروش پیدا ہو گیا ہے۔ ہند کے مسلمانوں کے مال و جان اور مذہب اسلام کی حفاظت کے لئے خلافت کمیٹی کے دہلوی جلسہ میں ایک اہم کارروائی کی گئی ہے۔ جس میں ہندو صاحبان کے حملوں سے روک تھام کے لئے مسلمانوں کو متحد ہو کر کارروائی کرنے کا انتظام کیا گیا ہے

سوانح عمری اکبر بادشاہ

یہ کتاب مرزا عبد الغنی صاحب بیتاب کی تازہ تصنیف ہے۔ جس میں اکبر بادشاہ کے حالات کو جو آج تک اکابرین کی ملکیت تھے اور جن سے پوری واقفیت حاصل کرنے کے لئے زر کثیر کا صرف سدراہ رہتا تھا عوام کی اس طرح ملک بنا دیئے گئے ہیں کہ چند آنے خرچ کرکے ہر ایک شخص شہنشاہ ہند اکبر کے حالات سے آگاہ ہو سکتا ہے بیان مختصر اور نہایت عام فہم ہونے کے علاوہ جامع ہے۔ کوزے میں دریا بھر آگیا ہے۔ خصوصاً بچوں اور مدارس کے لڑکوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ ہمارے خیال میں مرزا صاحب نے یہ رسالہ لکھ کر پبلک پر احسان فرمایا ہے۔ چند غلطیوں کو نظرانداز کرکے جنکی اصلاح طبع ثانی میں ضرور ہو جائیگی۔ باقی تمام کتاب قابل قدر ہے۔ لکھائی چھپائی اور کاغذ عمدہ ہے باتصویر ہے۔ ضخامت ۱۰۸ صفحہ کی ہے۔ بھائی تارا چند چھبر تاجر کتب لوہاری دروازہ لاہور سے طلب فرمائیں۔

لنڈن ۲۸ اپریل۔ جرمنی اور روس کے عہدنامہ کی نسبت لندن کے سرکاری حلقوں کا عام خیال یہ ہے کہ اس عہدنامہ کی متعدد دفعات مبہم غیر قطعی ہیں نیز انکو کسی اور مفہوم پر بھی محمول کیا جا سکتا ہے۔ پہلی نظر میں کوئی بات قابل اعتراض نہیں آئی۔ (زمیندار ہفتہ وار)



۲۵ لاکھ مزدوروں کی ہڑتال

عالمگیر جنگ کے بعد سرمایہ داروں اور مزدوروں کی جنگ کچھ ایسی شروع ہوئی ہے کہ جس کا اختتام روز بروز محال و مشکل بنتا جاتا ہے۔ تمام مہذب ممالک میں اس نے طریق جنگ کی ترقی ہے۔ یورپ اور امریکہ اور ہند میں یہی جنگ سرمایہ داروں کا ناک میں دم کر رہا ہے۔ انگلینڈ میں اس نے خاص کر خطرناک صورت اختیار کر لی ہے۔ گذشتہ ہفتہ سے ۲۵ لاکھ مزدوروں نے حکومت کے ہر شعبہ کے کاروبار چھوڑ رکھے ہیں اب کی صورت حالات نہایت خراب ہے۔ انگلینڈ کے مزدوروں کے دم خم سے دیگر اقوام کے مزدوروں نے سبق پڑھ لینا ہے۔ اس وجہ سے اندیشہ ہے کہ اس عجیب و غریب جنگ کی آگ دیگر ممالک میں نہ بھڑک اٹھے۔ دنیا کے مزدوروں اور سرمایہ داروں کی آنکھیں اس عجیب جنگ کے نتائج پر لگی ہیں۔ اس وقت ۵ ہزار رضاکار تمام کاروبار چلا رہے ہیں۔ ہڑتالی اور پولیس میں بھی کئی بار جھڑپیں ہو چکی ہیں۔ ہڑتالی حد اعتدال سے باہر ہوتے جاتے ہیں۔ ہنوز کسی کو معلوم نہیں کہ اس نئی جنگ کا کیا انجام ہوگا۔ قرائن سے یہی معلوم ہو رہا ہے کہ آخر فتح گورنمنٹ کی ہوگی۔

ہندوستان میں کانگرس کی مشکلات

میں آئے دن ترقی ہو رہی ہے۔ عوام کو خوش کرنے کے لئے اس کا بھی نام ہی نام باقی ہے۔ اس کی خصیتیں کے تمام پرزے ڈھیلے ہو چکے ہیں۔ اس کی روح رواں مہاتما گاندھی اور لالہ لاجپت رائے درپے تخریب ہونے لگے ہیں۔ کانگرس کے پچھلے پروگرام نے جو ہندو مسلمانوں میں صورت حالات پیدا کی تھی اس نے ہندو مسلمانوں میں افسوسناک نفاق کی صورت پیدا کر دی ہے جس میں آریہ اصحاب نے دانستہ یا نادانستہ کار روائیاں کر کے ہر دو قوم کے تعلقات کو نازک بنا دیا ہے۔

ایڈیٹر آریہ گزٹ کی ایڈیٹر پرکاش سے باتیں

باقی رہا یہ سوال کہ اب زیادہ تعداد میں نوجوان قربانی کیوں نہیں کرتے؟ اس کا جواب صاف ہے۔ ہندوستان از حد غریب ہو گیا ہے اور درمیانی طبقہ کے لئے روزگار کا سوال بہت پیچیدہ بن رہا ہے۔ بھوکے نوجوان قربانی کیا کریں؟ جن کے پاس کچھ ہے ہی نہیں وہ کیا دیں؟ یہی وجہ ہے کہ بڑے بڑے لیڈروں کے بچے بھی اب قربانی کی سپرٹ سے قطعاً عاری نظر آتے ہیں۔ گوروکل کے سناتک بھی اسی روزگار کے باعث یونیورسٹی کی ڈگریاں لینے کے لئے ٹکریں مارتے پھرتے ہیں اور روزگار کا سوال حل کرنے میں گوروکل پورے طور پر ناکامیاب ہوا ہے۔ چونکہ سناتکوں کی تعداد بہت تھوڑی ہوتی ہے۔ اس لئے انہیں کہیں نہ کہیں اپدیشک وغیرہ بنا کر روزگار بہم پہنچایا جاتا ہے۔ اس کا علاج تو سوراجیہ ہے مگر مہاشہ کرشن جیسے کاٹروں کی بدولت بیچارے آریہ سماجی بھی سوراجیہ سے خائف ہو رہے ہیں ہمیں ایک اکالی کی بابت معلوم ہے جو جب اکالی تحریک زوروں پر ہو تو سفید پگڑی باندھتا ہے اور کرپان کو اپنے جسم کے نیچے چھپائے رکھتا ہے۔ لیکن جونہی کہ تحریک ڈھیلی پڑی وہ فوراً سیاہ دستار باندھ کر اور کرپان زیب تن کر کے ست سری اکال کے نعرہ کو گرجانے کو آموجود ہوتا ہے۔ ٹھیک یہی حال مہاشہ کرشن کا ہے۔ پہلے آپ لوگوں کو سوراجیہ کے لئے خوب اکساتے رہے گھر گھر آگ لگانے کا اپدیش دیتے رہے مگر جب قربانی کا وقت آیا تو دیانت دارانہ اختلافات کی شرن لے لی اب جب تحریک ماند ہو گئی ہے تو آپ نے کانپور سے آکر دس آرٹیکل لکھ دیئے۔ یہ ہے اس شخص کی قربانی اور اصول پرستی کا حال۔

مغربی تہذیب کی عظمت کا اعتراف

آخر میں ہم اپنے بھائیوں سے پرارتھنا کرتے ہیں کہ وہ خواہ مخواہ مغربی سبھیتا کے برخلاف نہ ہو جائیں مغربی سبھیتا اور مغربی تعلیم نے سوتی پرجا اور تو اور ہمت کے تنوں کو ہوشیار کر دیا ہے اس نے مادی جگت میں فتح حاصل کر کے ایجادات و معلومات کے وہ چمتکار سے دکھلائے ہیں کہ انسان حیران ہے۔ مغربی تہذیب والوں نے بیماری پر قابو پا لیا ہے۔ اپنی اوسط عمر کو بڑھا لیا ہے۔ ہوا پر پانی پر بجلی پر اپنا قبضہ جما لیا ہے۔ دیش اور کال کی مضبوط دیواروں کو کافی سے زیادہ حد تک تہس نہس کر دیا ہے۔ علم اور گیان کی روشنی ہر سو پھیلا دی ہے۔ حکومت خود اختیاری کو جاتی و دیش کی زندگی کا مول منتر قرار دے دیا ہے۔ الغرض مغربی تہذیب کی کس کس بات کا ذکر کریں۔ ہم تو وہ غلامی پسند لوگوں کے حقیقی اوصاف کی پرواہ نہیں کرتے۔ صرف ان کے سگاروں، شراب، ڈانس کو دیکھتے ہیں۔ لیکن ان کی قربانی، وقت کی پابندی، دیش بھگتی، گیان کی خواہش، ملک و قوم کے لئے سوارتھ کا تیاگ وغیرہ کی پرواہ نہیں کرتے۔ جو لوگ اپنے فرض کی خاطر تمام ایشوریہ کو چھوڑ سکتے ہیں انہیں حق ہے کہ وہ اُسے خوب بھوگیں۔ یہی ویدوں کا اپدیش ہے۔ اس لئے مہاشہ کرشن جیسے آدمیوں کے بہکانے میں نہ آکر مغربی تہذیب کی اچھی باتوں کو گرہن کرو۔ مغربی تعلیم میں رتن بھرے پڑے ہیں۔ صرف ہماری غلامی اور غریبی ہمیں بے اصول بنا رہی ہے اور قربانی نہیں کرنے دیتی اور مہاشہ کرشن سریکھے آدمی غلامی اور غریبی کی زنجیروں کو مضبوط کرنے میں چوٹی سے لیکر ایڑی تک کا زور لگا رہے ہیں۔

نور افشاں حق بجانب ہو

نور افشاں کے ایک نامہ نگار کے مضمون پیغمبر ربانی مطبوعہ ۱۴ اپریل میں ایک اعتراض اٹھایا گیا تھا جس کا جواب نور افشاں نے دیا جس پر ہمعصر نے لکھا کہ "نہ معلوم نور افشاں کس طرح حق بجانب ہو سکتا ہے۔"

نور افشاں۔ اگر واقعی آپ ہمارے جواب میں نور افشاں کا حق بجانب ہونا نہیں سمجھے ہیں تو پھر سمجھ لیجئے نور افشاں کا جواب کوئی معمہ نہیں تھا۔ اچھا پھر سنئے۔ ہمارے نامہ نگار نے لکھا تھا کہ گناہ کی مزدوری موت ہے مگر خدا کی نعمت ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلہ سے ہمیشہ کی زندگی۔ رومیوں ۶: ۲۳۔

اس کی تمہید میں نامہ نگار نے لکھا کہ اکثر لوگ جھوٹی امید رکھتے ہیں کہ خدا تعالےٰ رحم کر کے گناہ معاف کریگا۔" اور آخر میں لکھا کہ انسان یسوع مسیح پر ایمان لانے سے راستباز ٹھہر سکتا ہے۔ اور ان دونوں عبارتوں پر آپ نے وہ اعتراض اُٹھایا جس کا جواب نور افشاں نے وہ دیا جسکی بابت آپ نے پھر لکھا کہ نور افشاں کیسے حق بجانب ٹھہر سکتا ہے؟

اب نور افشاں کی حق بجانبی ملاحظہ ہو

ہمارے نامہ نگار کی پہلی عبارت کا علاقہ ان غیر مسیحیوں سے ہے جو بغیر یسوع مسیح پر ایمان لانے کے صرف خدا کے رحم سے اپنی گناہوں کی معافی کا اعتقاد رکھتے ہیں۔ مگر آپ کی بصیرت نے اُسے عیسائی نامہ نگار کا عقیدہ خیال فرما لیا جس سے ہمارے نامہ نگار کی جھوٹی امید میں اور پنڈت دیانند جی کے موافق ویدک عقیدہ میں یکسانیت ہوگئی کیونکہ اُن کا اور تمام آریوں کا بھی یہی اعتقاد ہے۔ کہ ایشور کسی کے گناہ معاف کر ہی نہیں سکتا۔ اس وجہ سے ہمارے نامہ نگار کی جھوٹی امید کو جس کی اُس نے تردید کی تھی اُس کے اعتقاد کا جزو بنا کر آپ نے یسوع مسیح پر ایمان لا کر راستباز ٹھہرنے کے اعتقاد کی نقیض بنایا۔ پھر ۲۴ اپریل کے پرکاش ہی میں صفحہ ۸ اور کالم سوم کے آخری پیرا میں وہ فضول اور خارج از بحث اعتراض اُٹھایا۔ جو آپ کی قابلیت کے شایاں شان نہیں ہو سکتا آپ کی اس غلط فہمی کی ہم نے نور افشاں میں صلاح کی کہ گناہ کی معافی کا اعتقاد رکھنے

والے ویدوں کے یا پنڈت دیانند جی کے ایشور کے ماننے والے نہیں ہیں۔ ۔ ۔ ۔ بلکہ اس خدا کے ماننے والے ہیں جس نے جیو و پرکرتی کو پیدا کیا ہے۔ الخ اس پر آپ فرماتے ہیں کہ "نہ معلوم نور افشاں کیسے حق بجانب ٹھہر سکتا ہے"۔ ماشاء اللہ۔ جناب کی "نہ معلوم" بھی قابل داد ہے۔

دریا گنج دہلی میں مسیح کی خدمت

مورخہ کیم مئی ۱۹۲۶ء بوقت دس بجے شب مسیحی پریم سبھا دریا گنج کا جلسہ بھائی جے جیکب کے دردولت پر فراہم ہوا جس میں مسٹر بنسن لوک تھے اور مسٹر خورشید عالم نے دانی ایل نبی کی کتاب کے پانچویں باب کی ۲۷ آیت (تو ترازو میں تولا گیا اور کم نکلا) پر وعظ کیا۔ مضمون کی تشریح اس قدر فصیح اور موثر تھی کہ ہر ایک دل خداوند کے کلام کو قبول کرنے کے لئے کھلا ہوا تھا۔ خداوند کی عبادت نہایت سنجیدگی اور عزت کے ساتھ کیگئی۔ کئی ایک شرکاء نے خاص خاص حصہ لیا۔ ساری رات گانے بجانے اور حمد و ثنا میں بسر ہوئی اور مسٹر و مسز جیکب صاحبہ نے تمام بھائی اور بہنوں کی جنکی تعداد قریباً ۶۰ کے تھی چاء و بسکٹ و مٹھائی سے خاطر داری کی صبح ساڑھے پانچ بجے تک گانا بجانا رہا۔ بعد میں چند ایک ممبران سوشل کے لئے جمنا کے کنارے گئے۔ اس وقت ہم کو رسولی زمانہ یاد آتا تھا۔ جبکہ رسول تمام تمام رات خداوند کی باتوں میں گذار دیا کرتے تھے۔ ہماری دعا ہے کہ خداوند کے لوگ جگہ بجگہ ایسی ایسی سبھائیں قائم کر کے اس کے نام کو عزت و جلال بخشیں۔

الراقم: بنسن لوک۔
از دریا گنج۔ دہلی۔

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر ضرور لکھیں۔

خالص شہد پیدا کرنیکی ایک مفید تحریک

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

لوگوں کو یہ اچھی طرح معلوم ہے کہ خالص شہد بالعموم بازار سے دستیاب نہیں ہو سکتا۔ اس کی وجہ یہ نہیں کہ شہد کی مکھیاں ناپید ہیں بلکہ یہ کہ لوگوں کو شہد کی مکھیاں پالنے کا طریق معلوم نہیں ۔ ۔ ۔ راولپنڈی کے ڈسٹرکٹ بورڈ نے مبلغ چار سو پچاس روپے ضلع مذکور کے ایکسٹرا اسسٹنٹ کنزرویٹر جنگلات کے حوالہ کئے ہیں کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق انہیں خرچ کر کے شہد کی مکھیوں کے تین سو چھتے ایسے تیار کریں جن سے مقصد صرف شہد کا حاصل کرنا ہو یہ چھتے اب تیار ہو کر کوٹھ اور مری کی تحصیلوں میں ایسی جگہوں پر تقسیم کئے جا رہے ہیں جہاں پھل اور پھولوں کے پودے اچھی خاصی تعداد میں میسر آ سکتے ہیں خانصاحب چودھری محمد عظیم ای۔ اے۔ سی جنگلات نے عام فہم زبان میں ایک چھوٹی سی کتاب موسومہ "شہد کی مکھی و شہد" لکھی ہے۔ جس میں اپنے تمام تجربات قلمبند کئے ہیں اور بڑی وضاحت کے ساتھ یہ بتایا ہے کہ شہد کی مکھیاں پالنے کے کون کون سے خاص موسم ہیں۔ اُن کی نگہبانی کس طرح کرنی چاہئے۔ چھتے سے شہد کس طرح نکالنا چاہئے پھر موم سے شہد کو جدا کرنے کا کیا طریق ہے۔ شہد کی مکھیوں کو اُن کے دشمنوں سے محفوظ رکھنے کے لئے کن کن احتیاطوں کی ضرورت ہے اور ان مکھیوں کی کس طرح نسل بڑھائی جا سکتی ہے۔ اس چھوٹی سی کتاب میں یہ تجویز بھی پیش کیگئی ہے کہ دیہاتیوں کو اپنی ایک زمیندارہ کمیٹی بنانی چاہئے جو معقول قیمتوں پر گاؤں والوں سے شہد کو خرید کر اکٹھا کیا کرے اور ایسے ٹین کے بکسوں میں بند کر کے کمیٹی ان پر اپنی تصدیق کی مہر ثبت کرے کہ بکس کے اندر

کا شہد واقعی خالص ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ یہ سکیم روبہ ترقی ہے اور لوگ اسے ایک فائدہ مند کاروبار سمجھنے لگے ہیں۔ جب بکس بن کر تقسیم ہو چکینگے اور یہ تجربہ اچھی مضبوط بنیادوں پر قائم ہو جائیگا تو شہد جمع کر کے مذکورہ بالا تفریق پر باہر دوسری منڈیوں میں بغرض فروخت بھیجا جائیگا جو زمیندار اور دوسرے لوگ اس کام میں اپنا روپیہ لگائینگے ان کو اجازت ہوگی کہ ان ٹین کے بکسوں کو تحصیلات کے تاجروں کے پاس بھیج سکیں امید کی جاتی ہے کہ اس سکیم سے شہد کے غیر خالص ہونے کی عام شکایت ایک بڑی حد تک دور ہو جائیگی۔ ساتھ ہی اس کے یہ بھی خیال ہے کہ زمینداروں کو اس تجویز سے مالی فائدہ بھی پہنچیگا۔

ہندوستانیوں کیلئے کانکنی کی تعلیم

دھنباد (صوبہ بہار اور اوڑیسہ) میں درسگاہ کا قیام

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

گورنمنٹ آف انڈیا کا ارادہ ہے کہ وہ یکم نومبر ۱۹۲۶ء کو بمقام دھنباد صوبہ بہار و اوڑیسہ میں ہندوستانیوں کے لئے کانکنی کا سکول کھولے۔

اس سکول میں کانکنی کی انجنیری اور علم طبقات الارض کی اعلیٰ درجہ کی تعلیم دی جائیگی۔ اور اس میں ہندوستان اور برما کے تمام حصوں سے طلبا داخل ہو سکینگے۔ سکول کی طرف سے تین سال کے نصاب کے تسلی بخش اختتام پر کول مائننگ۔ میٹلیفیرس مائننگ اور علم طبقات الارض سارٹیفکیٹ دیئے جائینگے۔ اور ایک سال کے مزید کورس کے بعد مائننگ انجنیرنگ اور جیالوجی میں ایسوسی ایٹ شپ کا ڈپلومہ دیا جائیگا جملہ طلبا کو ہوسٹل میں جو سکول کے ساتھ ملحق ہے رہنا لازم ہوگا۔

داخلہ کے امیدوار عمر میں ۲۲ سال سے کم ہونے چاہئیں اور لازمی ہے کہ انہوں نے کسی ہندوستانی یونیورسٹی کا انٹرمیڈیٹ سائنس کا امتحان یا اس کے مساوی درجے کا کوئی امتحان پاس کیا ہو۔ امیدواروں کا ایک داخلہ کا امتحان لیا جائیگا اور اس کے نتائج کی بنا پر داخل کیا جائیگا۔ یہ امتحان انگریزی انشا، ریاضی اور ابتدائی طبقات اور انارگینک کیمسٹری میں تحریری لیا جائیگا۔ جو امیدوار دھنباد میں اس امتحان میں شریک ہونا چاہیں انہیں دس روپیہ بطور فیس ادا کرنا پڑیگے۔ اس سال سکول میں پچاس طلبا داخل کئے جائینگے۔ سکولوں میں ہر ایک صوبہ کے لئے داخل ہونے والے طلباء کی خاص تعداد محفوظ رکھی جائیگی اور ان کے لئے درخواستیں مقررہ فارم پر تحریر ہونی چاہئیں اور ضروری ہے کہ ان کے ہمراہ تعلیم اور چال چلن کے ہمراہ سارٹیفکیٹ ہوں اس کے علاوہ مقررہ فارم پر ایک میڈیکل سارٹیفکیٹ بھی ارسال کرنا چاہئے۔ ان فارموں کی کاپیاں پرنسپل صاحب انڈین سکول آف مائینز دھنباد سے مل سکتی ہیں اور ضروری ہے کہ صاحب موصوف کے نام تمام درخواستیں ۱۵ جولائی سے پہلے ہر لحاظ سے مکمل ہو کر پہنچ جائیں۔

گورنمنٹ آف انڈیا نے فیصلہ کیا ہے کہ سکول ہذا میں مندرجہ ذیل وظائف تین سال کے لئے دیئے جائیں

(۱) ایک وظیفہ مبلغ ستر روپیہ ماہوار۔ اور

(۲) دو وظیفے فی مبلغ چالیس روپیہ ماہوار۔

یہ وظائف سکول کے امتحان داخلہ کے نتائج کی بنا پر دیئے جائینگے۔ ان میں سے ایک وظیفہ پہلی دفعہ صوبہ سرحد شمال مغرب بلوچستان۔ دہلی اور اجمیر مارواڑ کے طلبا کے لئے محفوظ رکھا جائیگا۔ یہ وظیفے ہر سال کے سکول سشن یعنی ۹ ماہ کے لئے واجب الادا ہونگے۔ سکول ہذا کا پراسپکٹس جس میں داخلہ وغیرہ کے متعلق مفصل واقفیت درج ہے زیر طبع ہے اور مکمل ہونے پر گورنمنٹ آف انڈیا پبلیکیشن برانچ ۸ ہیسٹنگز سٹریٹ کلکتہ اور سکول ہذا کے پرنسپل صاحب کے دفتر سے دستیاب ہو سکیگا۔

حکومت پنجاب کی صنعت و حرفت کی لائبریری

عوام اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں

(از محکمہ اطلاعات پنجاب)

یہ اطلاع عوام کے لئے دلچسپی کا موجب ہوگی کہ محکمہ صنعت و حرفت کے ماتحت جس کا دفتر مال روڈ لاہور پر واقع ہے ایک کتب خانہ ہے جس میں قریباً چار ہزار کتابیں موجود ہیں۔ یہ کتابیں صنعت و حرفت اور ٹیکنیکل مضامین کے متعلق ہیں۔ اس کے علاوہ ڈائرکٹریاں۔ انسائیکلوپیڈیا یا سرکاری محکموں کی رپورٹیں مشتمل بر اعداد و شمار۔ اہل صنعت و حرفت کے مال و اسباب کی فہرستیں وغیرہ بھی لائبریری میں شامل ہیں۔ نیز تجارت اور صنعت کے متعلق بیس رسالے لائبریری میں آتے ہیں۔ غرضیکہ عام اشخاص اور خصوصاً حرفت و صنعت سے دلچسپی رکھنے والے اصحاب کے استفادہ کے لئے یہ لائبریری نہایت مفید اور دلچسپ واقفیت کا سامان اپنے اندر رکھتی ہے اور تعطیلات کے سوا ہر روز دس بجے صبح سے لیکر پانچ بجے شام تک پبلک کے لئے کھلی رہتی ہے۔

حصار میں یہ افواہ بڑے زور پر ہے کہ ضلع کا صدر مقام بجائے حصار کے بھوانی تبدیل کر دیا جائیگا۔ اس افواہ سے قدرتاً لوگوں کو بہت تشویش ہو رہی ہے۔ لہذا عام اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مذکورہ بالا افواہ بالکل بے بنیاد ہے۔ (زر)

یادِ رفتگان

سموئیل عطاء الحق یوحنا خاں مرحوم

آج ہمیں اپنے دوست سموئیل عطاء الحق خلف الرشید پادری یوحنا خاں کی یاد تڑپا رہی ہے۔ ابھی چند روز ہی گذرے کہ ہم اسے دنیوی تفکرات میں ہمہ تن مشغول و سراپا معروف دیکھتے تھے۔ اور آج اسکی نوحہ خوانی کے لئے قلم پکڑے بیٹھے ہیں۔ کل ہم اس کے ساتھ کھیل کود اور طرح طرح کے مشاغل میں مصروف تھے۔ اور آج اُس کی مزار پر آٹھ آٹھ آنسو بہا رہے ہیں گویا اسکی زندگی ایک خواب تھی جو آنکھ کھولتے ہی کافور ہو گئی۔

عزیز اس جہانِ فانی سے دار البقا کی طرف بروز منگل تاریخ ۴ ماہ حال کو سدھار گیا اور ہمیں رنج و الم کے بحرِ بیکراں میں غوطے کھاتے چھوڑ گیا۔ عزیز نے جماعت دہم کا امتحان پاس کر کے فورمن کرسچن کالج کی زمین پر قدم رکھا اور ایف۔ ایس۔ سی کی تیاری کرنے لگا۔ اس عرصہ میں اُس نے کینیڈی ہال میں قیام کیا جس جگہ اُس کی نیک زندگی خوش خصال اور خندہ روئی سے طلبا مستفیض ہوتے رہے۔ وہ ہمیشہ مذہبی کاموں میں معمول سے زیادہ دلچسپی لیا کرتا تھا اور اسی سال سٹوڈنٹ کرسچن ایسوسی ایشن کا سکرٹری منتخب ہُوا جس کا کام وہ نہایت ہی خوش اسلوبی سے چلا رہا تھا۔ لیکن عمر نے وفا نہ کی۔ عزیز دسمبر سنہ ۱۹۲۴ء میں پنجاب کا نمائندہ ہو کر مدراس میں سٹوڈنٹ ایسوسی ایشن کی جنرل میٹنگ میں جو ہر چار سال کے بعد ہُوا کرتی ہے گیا تھا جس جگہ اُس نے اپنی زندہ دلی اور نیک خیالی کا ثبوت دیا۔ ان مذہبی امور کے علاوہ اس نے دیگر معاملات میں نہایت گرمجوشی سے حصہ لیا ہاسٹل کے کام اکثر اس کے مشورہ سے ہُوا کرتے تھے۔ غرضیکہ اس کی حاضری ہاسٹل اور مسیحی طلبا کے لئے کسی طرح لعل بے بہا سے کم نہ تھی۔ اس مضمون کو ختم کرتے ہوئے بھی ہماری چشمِ پُرنم میں اس عزیز کی تصویر پھرتی ہے سموئیل عطاء الحق کی عمر بمشکل ۲۰ سال ہوگی۔ عین عالم شباب میں راہی ملکِ بقا ہونا خویش و اقارب صدمہ عظیم ہوتا ہے۔ اس وقت وہ بی۔ ایس سی کی تیاری میں مشغول تھا۔ اُس نے ایف۔ ایس۔ سی عمدہ نمبر لے کر پاس کی تھی۔ و ہر کس و ناکس اس کی علمی اور مذہبی لیاقت کی داد دیتا تھا۔ کون جانتا ہے۔ ابھی اُس نے دنیا میں کیا کیا کرنا تھا۔ لیکن خدا کو یہی منظور ہُوا کہ اُسے بلا لے۔ اس میں مطلق شک نہیں کہ سموئیل عطاء الحق کے خویش و اقارب کو صد درجہ کا رنج ہوگا لیکن

"میری مرضی نہیں بلکہ تیری مرضی پوری ہو"

سو ہمیں ہر حال اس ذاتِ باری کا شکر کرنا چاہئے۔ دنیا کی کوئی چیز بغیر مقصد پیدا نہیں ہوتی۔ اور نہ ہی کوئی کام بغیر مطلب ظہور پذیر ہوتا ہے۔ خدا کے کام انوکھے ہیں۔ وہ ہم سب پر قادر ہے۔ اس کا ہر ایک کام ہمیں نصیحت یا سبق سکھانے کی خاطر ہوتا ہے۔ قدم قدم پر ہمارے لئے عبرت کے نمونے پڑے ہوئے ہیں۔ جگہ جگہ اس کی حکمت اور قدرت کے کرشمے دیکھتے ہیں۔

آخر میں ہماری دعا ہے کہ خداوند عزیز کے خویش اقربا اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

غم و رنج سے آبدیدہ۔

پی۔ این۔ بھنوٹ۔ نارووال

کلکتہ یکم مئی۔ آج سے کلکتہ اور پٹنہ کے درمیان سلسلہ ٹیلیفون عام استعمال کے لئے کھل گیا ہے۔ خرچ نرخ تین منٹ کے لئے ایک روپیہ مقرر ہوئی ہے۔ (از نیو ایسٹ وار)

ریویو

بائبل کے مجازی الفاظ اور انکا مطلب

جو لوگ بائبل کے مطالعہ کا شوق رکھتے ہیں اُنکو اکثر اوقات بائبل کے تشبیہی و تمثیلی الفاظ و محاورات کے سمجھنے میں دقت پیش آتی ہے اُردو میں بائبل کی تفسیریں اب تک بہت کم پائی جاتی ہیں اور جو پائی جاتی ہیں اُن کو خریدنے کی بعضوں کو مقدرت نہیں میسر ہے اور دُور دراز سکولوں میں جانے کا ہر ایک کو نہ موقع ہے اور نہ فرصت۔ ان ساری مشکلات کو مدنظر رکھ کر ریورنڈ قاضی خیراللہ صاحب نے ما قل و دل دریا کو کوزے میں بند کر کے دکھا دیا رسالہ کا حجم اس قدر کم ہے کہ جیب میں آسانی سے آ سکتا ہے۔ بائبل میں رکھ سکتے ہیں اور بائبل پڑھتے وقت ان تشبیہی الفاظ۔ استعارات و تماثیل کا مطلب بآسانی معلوم کر سکتے ہیں۔ مطالعہ کے شائقین کے لئے ان جملوں اور لفظوں کو صاحب موصوف نے حروف تہجی کے مطابق ترتیب دی ہے تاکہ کسی لفظ یا محاورہ کے ڈھونڈنے میں مشکل پیش نہ آئے۔ علاوہ ازیں تشبیہ۔ تمثیل۔ استعارہ وغیرہ اصطلاحات کی بھی تشریح کر دی ہے تاکہ ان کی حقیقت معلوم ہو جائے اور فرق ظاہر ہو۔ شائقین مطالعہ بائبل اس مدد کے لئے قاضی صاحب کے ہمیشہ ممنون احسان رہینگے۔ اس محنت کی داد اسی طرح دی جا سکتی ہے کہ ہم اس رسالہ کو بخوبی استعمال کریں اور بائبل کے مطالعہ سے مزید فائدہ اُٹھائیں۔ قیمت صرف ۱ر ہے مسٹر ایم۔ کے خان۔ مہاں سنگھ باغ لاہور سے مل سکتا ہے۔

جے۔ علی بخش۔

لنڈن ۵ مئی۔ پولیس نے ڈیلی ہیرلڈ پر چھاپہ مار کر تمام کاغذات پر قبضہ کر لیا۔ (از نیو ایسٹ وار)



خبریں

کلکتہ ۱۱ مئی ۔ بیان کیا جاتا ہے کہ گذشتہ فسادات میں شائع شدہ مضامین کے سلسلہ میں ہفتہ دار محمدی اخبار کے ایڈیٹر کے خلاف زیر دفعہ ۱۰۸ ضابطہ فوجداری نوٹس جاری کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ ایک ہزار کی ضمانت اور ایک سال کے لئے نیک چلنی کا ۔ اتنی ہی رقم کا مچلکہ کیوں نہ اس سے لیا جائے ۔ (بندے ماترم)

آگرہ ۱۱ مئی : آج سٹیشن پر بہت دیر تک ژالہ باری ہوتی رہی ۔ اولوں کی تہیں سڑکوں پر جمع ہونے کے باعث کچھ گھنٹوں تک آمد و رفت بند رہی کچہریوں کی چھتوں کو اس سے خاص طور پر نقصان پہنچا ہے ۔

(ر)

دہلی ۱۰ مئی ۱۰ سال موسم سرما میں گورنمنٹ ہند کے دفاتر سیکرٹریٹ مزدور نئے پایہ تخت دہلی میں چلے جائینگے ۔ یہ قیاس اس امر واقعہ سے یقین میں تبدیل ہو جاتا ہے کہ اس کے پیش خیمہ کے طور پر سیکرٹریٹ ٹیلیگراف آفس کا ایک حصہ جو آئندہ دارالحکومت کا سنٹرل ٹیلیگراف آفس (مرکزی تارگھر) ہونے والا ہے ۔ ۹ مئی سے اپنی اسے سیتاوالی عمارت یعنی ویسٹرن ہوٹل کے سامنے ایسٹرن ہوٹل کی شاہانہ عمارت میں چلا گیا ہے ۔

(ر)

مدراس ۔ ۱۱ مئی ۔ اگوئی کا ایک پیغام مظہر ہے کہ ملک کے کارکل قصبہ ببب کی واردات ہے ایک ٹیچر کی ہلاکت ہوئی ہے ۔ متوفی اپنے ہوٹل کے کرہ میں مرا ہوا پایا گیا ۔ اس کے کپڑے اور بستر جلے ہوئے تھے

(ر)

بمبئی ۔ ۹ مئی ۔ آئندہ ستمبر میں بمقام لاسین (جنیوا) دنیا بھر کے اخبارات کی ایک کانگرس منعقد ہوگی ۔ ہندوستان کی طرف سے مسٹر رستم جی گانہ جی مالک و ایڈیٹر ساختہ ہندوستان جوہیبی کا مشہور ویکلی اخبار ہے بطور نمائندہ جا رہے ہیں ۔ آپ بمبئی سے کل روانہ ہو گئے ہیں ۔ انہیں پریس کانگرس کا وائس پریذیڈنٹ چنا گیا ہے ۔

(ر)

کلکتہ ۱۱ مئی ۔ آج شام کو وائی ۔ ایم ۔ سی ۔ اے بلڈنگ میں کرنل گڈنی کی زیر صدارت کلکتہ اینگلو انڈین اور یوروپین اصحاب کی ایک میٹنگ منعقد ہوئی ۔ میٹنگ میں اس بات کی اپیل کی گئی کہ اینگلو انڈین اصحاب کو پالیٹکس میں زیادہ دلچسپی لینی چاہئے ۔ اور کہ کونسل اور اسمبلی کے رائے دہندگان کی فہرستوں میں جو کہ ان دنوں تیار کی جا رہی ہیں اپنے نام درج کرانے چاہئیں ۔ کرنل گڈنی نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ خواتین کو بھی پالیٹکس سے علیحدہ رہنے کی عادت کو چھوڑ دینا چاہئے ۔ اور انہیں انتخابات میں مردوں کے ساتھ مقابلہ کرنا چاہیئے ۔ کرنل گڈنی نے یہ امید ظاہر کی کہ نئی بنگال کونسل میں ایک دو استریاں ضرور بطور ممبر داخل ہونگی ۔

(ر)

مدراس ۱۱ مئی ۔ ایم ۔ ایل امتحان کے ایک امیدوار نے مدراس یونیورسٹی کے وائس چانسلر کو ایک صدر وپیہ ہرجانہ کا نوٹس دیا ہے امیدوار کا دعویٰ ہے کہ اپریل کی جگہ امتحان جولائی میں تبدیل کر کے یونیورسٹی نے اپنے معاملہ میں خلاف ورزی کی ہے ۔ مستغیث کا بیان ہے امتحان دینے کے لئے تیار تھا ۔ مگر جولائی میں نہیں ۔

(ر)

شملہ ۱۰ مئی : شمالی ہند کے کئی مقامات کی رپورٹیں مظہر ہیں کہ وہاں گذشتہ شام طوفان باد کے بعد بارش ہوئی ہے ۔

(ر)

۱۰ مئی شام کو دہلی میں پہلے تو آندھی آئی اور پھر بارش اور اس کے ساتھ ہی اولے بھی پڑے موسم میں غیر معمولی خنکی آگئی ہے ۔ ۹ مئی کو بھی دہلی میں شام کے وقت سخت آندھی اور بارش آئی تھی

(ر)

گوڑگاؤں ۱۰ ۔ خاص مجسٹریٹ گوڑگاؤں نے اس مقدمہ میں فیصلہ سنا دیا ہے جس میں ۲۲ مسلمانوں پر یہ الزام تھا کہ انہوں نے گروا مسجد ریواڑی کے سامنے ایک ہندو برات پر حملہ کیا ۔ ملزمان میں سے دو کو رہا کر دیا گیا ۔ باقی بیس کو پانچ سے لیکر بارہ سال تک سزائیں دی گئی ہیں ۔

ان ملزمان پر زیر دفعات ۳۰۴ ۔ ۳۲۵ ۔ اور ۱۴۸ تعزیرات ہند مقدمات چلائے گئے تھے ۔ اور سب مقدمات میں سزائیں یکے بعد دیگرے شروع ہونگی ۔ یعنی ان کی حقیقی میعاد ۵ سال سے ۱۲ سال تک نہیں بلکہ اس سے بہت کم ہوگی ۔

(ر)

رنگون ۸ مئی ۔ وزیر اعظم نے دیگفت وشنید کے متعلق جو یہ شرط عائد کی ہے کہ جرنل سٹرائک بٹالی جائے ۔ اس پر حاشیہ آرائی کرتا ہوا مزدوروں کا "برٹش ورکر" تعطراز ہے کہ اس وقت جبکہ اس آئندہ پالیسی کے متعلق بھی کچھ معلوم نہیں جو گورنمنٹ اس بارے میں اختیار کرنا چاہتی ہے ۔ جرنل کونسل وزیر اعظم

کی درخواست منظور نہیں کر سکتی۔ اس میں شک نہیں کہ اس سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ وزیر اعظم کسی باعزت سمجھوتہ کے خواہشمند ہیں۔ لیکن اس گفت و شنید کے لئے کوئی بنیاد تلاش کرنے متعلق تمام ابتدائی بات چیت کے لئے ایک کامل طور پر آزاد اور بے روک ٹوک فضا درکار ہے۔

(ر)

مزدور لیڈر اور سابق وزیر اعظم مسٹر ریمزے میکڈانلڈ نے ایک بیان شائع کرایا ہے۔ جس میں وہ لکھتے ہیں کہ میرا ایک لمحہ بھی صلح صفائی اور امن و امان کے متعلق کسی کوشش کے بغیر نہیں گذرتا۔

(ر)

رگبی ۸ مئی۔ سرکاری طور پر یہ اعلان کیا گیا ہے کہ ملک کے کسی حصہ سے بھی کسی اہم فساد کی خبر نہیں آئی۔ لوگوں کو خوراک روشنی اور دیگر ضروریات بہم پہنچانے نیز ضروری رسل و رسائل کے سب انتظامات قابل اطمینان طور پر مکمل ہیں۔

ہڑتالی اپنی ابتدائی کوششوں سے لنڈن میں سڑکوں کے راستہ۔ اشیائے خوراک کی بہم رسانی کے راستہ میں رخنہ اندازی کر رہے ہیں۔ لیکن ابھی تک ان کی کچھ پیش نہیں گئی۔

(ر)

لنڈن ۱۰ مئی۔ برٹش ورکر برابر یہ دعویٰ کر رہا ہے کہ عام ہڑتال کسی طرح بھی آئینی حکومت کے لئے کوئی چیلنج نہیں۔ اخبار مذکور نے یہ بھی مطالبہ کیا ہے کہ محکمہ خزانہ کے فنانشل سکرٹری پر غلط خبریں پھیلانے اور عوام کے دماغ کو ناجائز طور پر پریشان کرنے کے الزام میں مقدمہ چلایا جانا چاہئے۔ اخبار مذکور نے اپنے دعوے کے ثبوت میں یہی لکھا ہے کہ پارلیمنٹ میں مزدور ممبر تمام قواعد ضوابط کی پابندی کے علاوہ سپیکر کے احکام کی تعمیل کرتے ہیں اور وفادارانہ طور پر کنسٹی ٹیوشن کو برقرار رکھے ہوئے ہیں۔

(ر)

بمبئی ۱۱ مئی۔ شریمتی سروجنی نیڈو آج بعد دوپہر بنگال کے لئے روانہ ہو گئی ہیں۔ جہاں آپ ایک ماہ تک اس کا دورہ کرینگی۔ آپ بنگال کے لیڈروں کے مشورہ سے ہندو مسلم اختلافات کو دور کرنے کی طرف اپنی توجہ مبذول کرینگی۔ آپ بنگال ڈھاکہ ڈسٹرکٹ کانفرنس کی صدارت کرینگی اور بنگال پراونشل کانفرنس میں شامل ہونگی۔

(ر)

راولپنڈی کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ پنڈت لوکناتھ اور مسٹر مہر چند ایڈیٹر آریہ ویر کے خلاف سردار کشن سنگھ مجسٹریٹ کی عدالت میں مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔

(ر)

مدراس ۱۱ مئی۔ سوراجیہ کو معلوم ہوا ہے کہ مسٹر پٹیل سرکاری حیثیت سے جولائی میں منعقد ہونے والے مدراس کونسل کے اجلاس میں شامل ہونگے۔

(ر)

شملہ ۱۱ مئی۔ بارش کی وجہ سے تمام شمالی ہند میں موسم تبدیل ہو گیا ہے۔ حرارت کا درجہ اصل سے بھی نیچے ہے۔

(ر)

عنقریب ہی لنڈن میں ایک عجوبہ روزگار ریل جاری ہونے والی ہے جسکے لئے نہ تو کنڈکٹر کی ضرورت ہوگی نہ روکنا ٹوں اور بندوں کی نہ ان اعلانات کی کہ متحرک زینوں پر نہ بیٹھو بلکہ اس میں اس قسم کے متحرک زینے استعمال ہی نہ کئے جائینگے۔

اس میں عجیب بات یہ ہوگی کہ اگرچہ یہ ریل لنڈن کے زیر زمین علاقے میں چھ میل کی مسافت طے کیا کریگی۔ لیکن اس میں نہ تو ڈرائیور ہونگے نہ سگنل مین۔ یہ عجیب و غریب ریلوے اخبارات اور چٹھیاں وغیرہ ریلوے سٹیشن سے محکمہ ڈاک کے سورٹنگ آفس تک لے جایا کریگی۔ یہ ریلوے لنڈن مشرقی ڈسٹرکٹ پوسٹ آفس تک چلیگی۔ اس کے لئے سرنگوں کی کھدائی کا کام درحقیقت جنگ سے پہلے ہی ہو چکا تھا۔ مگر اس وقت یہ کام ملتوی کر دیا گیا تھا۔ اب اس کی تکمیل ہو گئی ہے اور اسے جس قدر جلد ممکن ہو جاری کر دینے کے احکام جاری ہو گئے ہیں۔

اس نئی ریل کے لئے جو سرنگیں کھودی گئی ہیں وہ نہایت تنگ ہیں۔ کیونکہ جو گاڑیاں ان میں چلینگی وہ تقریباً ۵ فٹ اونچی اور تیرہ فٹ لمبی ہونگی۔ مندرجہ بالا ضمنی سٹیشنوں کے علاوہ بیچ میں چھ سٹیشن اور ہونگے۔ جن میں سے ۴ تو ڈاکخانوں کے نیچے ہونگے اور دو لورپول سٹریٹ اور پیڈنگٹن سٹیشن پر۔

ریلوے لائن پر چلنے کے متعلق تمام ڈیوٹی کسی آدمی کے ذریعہ نہیں ہوگا۔ بلکہ یہ فرائض مختلف سٹیشنوں کا سٹاف بجلی کی مدد سے ہوگا

(ر)

گلاسگو کے ایسٹ اینڈ میں فساد ہونے پر ۸۹ آدمی گرفتار ہوئے۔



پاس رکھیگا اور کتنا ریاست کو دیگا؟

(۹) کیا جو رقم اس زمین کے متعلق سنٹرل بنک میں ہوگی وہ صرف اسی زمین کے کام آئیگی یا سنٹرل بنک قرضہ پر کسی کو دیگا؟

(۱۰) جب پیسہ والے کے ۵۰۰ روپے ریاست کے خزانہ میں ڈپازٹ رکھے جائینگے اور وہ ۱۲ سال کے بعد بمعہ سود واپس ملینگے تو یہ نہیں معلوم ہوا کہ کس کو واپس ملینگے؟

(۱۱) اگر پیسے والے کو ملینگے تو میرے ۵۰۰ روپوں کا کیا حال ہوگا جو میں جمع کراؤنگا؟

(۱۲) بال بچوں وسامان وغیرہ کا سفر خرچ مجھے ۲۵۰ روپے برداشت کرنا ہوگا۔ تو مجھ میں اور پیسے والوں میں کیا فرق رہا؟

(۱۳) بلکہ اس مالی خرچ کی مساوات کے علاوہ موجودہ تمام انتظام گھر بار اور تعلقات کو چھوڑ کر اور بہت سے سامان کو یونہی پھینک کر نئی زمین میں سب ضروری چیزیں خریدنی اور نئی جھونپڑی بنانی پڑیگی تو اس حساب سے میرا خرچ پیسے والے سے بھی بڑھ جائیگا۔ اس لئے میرا حق اس کی نسبت کئی گنا زیادہ ہونا چاہئے نہ کہ ۱۲ سال کے بعد نصفا نصف۔

(۱۴) کیا ۱۲ سال تک پیسے والا (۱) بیج اور ہل بیل کے تمام اخراجات کا خرچ برداشت کریگا (۲) یا میں اکیلا اس کا ذمہ وار ہونگا (۳) یا وہ نصفا نصف ہوگا۔

(۱۵) میرے بھائی کے پاس ایک ہزار روپیہ ہے اور وہ چاہتا ہے کہ خود مزارع بنے تو کیا وہ حصہ خرید کر پوری زمین کا ۱۲ سال کے بعد مالک ہوگا اور اس عرصہ میں سوسائٹی اس سے نصف پیداوار نہ لیگی۔

(۱۶) میرا ماموں چاہتا ہے کہ دس مربعوں کا بیعانہ جو اب کانفرنس نے خزانہ ریاست میں داخل کرنا ہے ادا کر دے اور خود کاشت کرے تو کیا ایسا ممکن ہے؟

(۱۷) کرم داد چاہتا ہے کہ تمام قیمت فی الفور ادا کر کے حقوق ملکیت حاصل کرلے۔ کیا یہ ممکن ہے؟

(۱۸) اگر میں ایک سو روپیہ پیشگی دیکر کسی وجہ سے نہ جا سکوں تو وہ رقم واپس ملیگی یا ضبط بحق سوسائٹی ہو جائیگی؟

(۱۹) ایک ہل پر مجھے کتنی زمین دی جائیگی میں چاہتا ہوں کہ ایک پورا مربعہ مل جائے۔ کیونکہ اس سے کم میں گو ایسا رجیسی زمین میں اخراجات کاشت وغیرہ نکالکر گذارہ کرنا مشکل ہے۔

(۲۰) سال بھر بیلوں کے لئے چارہ مفت ملیگا یا مجھے اپنی گرہ سے خریدنا پڑیگا۔

سوالات تو اور بھی فیصلہ طلب ہیں مگر ان پر غور کرنے کے بعد باقی پھر پوچھونگا۔

سارا پنڈال

ایک دم بول اُٹھا کہ

کانفرنس سے درخواست کی جائے کہ پیسہ والوں کے ذرائع معاش بہت سے ہیں مگر ہم غریبوں کا سہارا صرف زراعت وخود کاشت پر ہے۔ اس لئے اس سکیم میں ایسی تبدیلیاں کی جائیں جن سے

(۱) صرف خود کاشتکاروں کو ہی حصہ دار بنایا جائے

(۲) دس ہزار بیگہ کے ۲۰۰ مربعے ہوتے ہیں۔ اس لئے ۲۰۰ حصص فی حصہ مالیتی پچاس روپیہ کا بنایا جائے تاکہ ایک صد مزارعوں اور ایک صد پیسے والوں کی بجائے چار صد خود کاشت مسیحیوں کو سیپ سے نجات ملجائے یعنی چار گنا بھلا ہو۔

(۳) زمین دیکھنے اور حالات متعلقہ کی دریافت کے لئے مسٹر ڈانیل صاحب اور دو خود کاشت مسیحیوں کو روانہ کیا جائے۔

اب رات گذر گئی

سب نے خانیوال کی بار کے مصیبت زدہ کی تجربہ کارانہ باتوں سے فائدہ اُٹھایا اور قرار پایا کہ اگلا اجلاس ۱۴ مئی کی شام کو پھر اسی جگہ منعقد ہو۔

(ہل چلانے والوں کا دوست)

سکاچ مشن سمر سکول ڈسکہ

امسال سکاچ مشن سمر سکول دیہاتی کارندوں کے واسطے مشن کمپونڈ ڈسکہ میں فراہم کیا گیا جس کے اُستاد صاحبان ذیل تھے۔ جناب بزرگ پادری پیٹرسن صاحب اور پادری جان الگزنڈر صاحب علاوہ اور دیگر بھی گاہے گاہے اپنے درسوں کے ذریعہ سے مستفید فرماتے رہے لہٰذا ہم مختصر طور پر ناظرین اخبار ہٰذا کی دلچسپی کے لئے بطور رپورٹ چند باتوں کا اظہار کرتے ہیں۔ تاکہ حاصل کردہ برکتوں کی حفاظت کے لئے دعا میں ہمارے شریک ہوں۔

(۱) روحانیت کی نہایت مؤثر تعلیم ہوئی ہے۔ جناب پادری پیٹرسن صاحب بذریعہ وعظ تعلیم دیتے رہے اور جناب پادری الگزنڈر صاحب ۲ فرنتیوں کے پہلے پانچ بابوں پر تفسیر فرماتے رہے۔ دونوں طریقوں سے نہایت تسلی بخش پیغام ملتے رہے جس سے ہم متعلمین پر اوس کی طرح برکات نازل ہوتی رہیں اور خشک دلوں کو نئی قوت ملتی رہی جس کے متعلق کئی ایک گواہوں نے اپنی خاص برکتوں کا مجلس میں کھڑے ہو کر اظہار کیا جو کہ دوسروں کی تقویت کا باعث ہوئیں۔ تعلیم کی بابت ذیل کی باتوں پر خاص زور تھا کہ ہماری زندگی کی کامیابی اس میں ہے کہ ہم تابعدار ہوں۔ ہم نہ صرف خداوند کا ہاتھ پکڑیں بلکہ اپنا ہاتھ خداوند کو پکڑا دیں۔ ہم خداوند کے دکھوں میں شریک رہیں۔ اگر ہم روحانی اولاد خداوند کے لئے پیدا کرنا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہم زندگی کے دکھ برداشت کریں۔ ہماری زندگی دوسروں کے واسطے خوشنما لقمہ اور مقوی غذا ہے۔

(۲) جسمانی خوراک کا انتظام نہایت تسلی بخش تھا باوجود یکہ مستورات وبچوں کے ایک خاصہ انبوہ وہاں موجود

رہتا تھا۔ تاہم کوئی شکایت سنی نہیں گئی۔ ہر طرف محبت و خوشحالی کا اظہار تھا جسکو دیکھ کر ثابت ہوتا تھا کہ حقیقت میں ہم سب ایک ہی خاندان کے ممبر ہیں۔ ہم سب ایک ہی دسترخوان پر بیٹھ کر جسمانی خوراک کھاتے تھے۔ خدا کا ہزار شکر ہے کہ روحانی اور جسمانی خوراک میں کوئی مشکل درپیش نہیں آئی۔ یہ سکول روحانی یگانگت کا اعلےٰ نمونہ نظر آتا تھا۔

(۳) کھانا منتظم کمیٹی کی طرف سے پکا پکایا ملتا تھا اور قیمت خوراک بوجہ ۷ اپریل لغایت ۱۰ مئی صرف تین روپے تھی۔ باقی زائد خرچ مشن کونسل کی طرف سے تھا جس کے واسطے ہم مشن کونسل کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ ہم مشن کونسل کے اس لئے بیحد ممنون ہیں کہ اُس نے سارا انتظام ایک منتظم کمیٹی کے سپرد کیا تھا۔ جس نے تمام حاضرین کی خوراک وغیرہ کا انتظام احسن طریق پر کیا تھا۔ آخر میں ہم ممبران کمیٹی کے نہایت ہی شکرگذار ہیں۔ جنہوں نے کسی کو بھی شکایت کرنے کا موقع نہیں دیا۔ بارگاہ الٰہی میں دعا ہے کہ اس سال کی برکتیں خداوند کی خدمت میں صرف ہوویں۔ آمین۔

یکے از متعلمین الٰہ دتا آر۔ ایم سکاچ مشن لالہ موسے

ضرورت ۲/۴

سول فیمیل (عورتوں کے) شفاخانہ شیخوپورا کے لئے ایک ڈسپنسر (کمپونڈر) کی ضرورت ہے جو نرسنگ یا ڈریسنگ بخوبی جانتی ہو یا مڈوائفری جانتی ہو۔ درخواست کنندہ کو اپنی درخواستیں جناب سول سرجن شیخوپورا کے نام روانہ کرنا چاہئے

المشتہر:- ایل۔ اے سکاٹ ڈاکٹر لیڈی شیخوپورا۔

ضرورت ۴/۴

ایک قابل تجربہ کار نارمل و انٹرینس پاس مسیحی استاد کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت دیجائیگی۔

المشتہر

ہیڈ ماسٹر مشن سکول۔ جلالپور جٹاں

یونائٹنگ کرسچن ہائی سکول لودیانہ

یہ بورڈنگ سکول مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے بہت عرصے سے جاری ہے۔ مشن نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانے کی غرض سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن خاتون کی زیرنگرانی کر دی ہیں اور چار ہندوستانی خواتین اسکی مدد کرتی ہیں۔ اس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم کا انتظام بخوبی ہو گیا ہے۔ شرح خوراک لوئر پرائمری سے ہائی تک سات روپیہ ماہوار ہے۔ کلاس فیس بحساب سرکاری شرح ہے۔ متفرق اخراجات عہ ماہوار فی طالب علم ہے۔ کتابوں اور سٹیشنری کی قیمت اس کے علاوہ ہے بموجب نئے انتظام چالیس فیصدی غیر مسیحی طلباء بھی داخل ہو سکتے ہیں۔ اس سکول میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً میز کرسی۔ الماری وغیرہ بھی تیار ہوتا ہے علاوہ ازیں جو کشتا [illegible] مزید حالات پرنسپل صاحب ہیڈ ماسٹر صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں۔

تین بیماریوں کی حکمی دوائیں ۴/۱۲

(۱) دمہ خشک یہ ہزارہا بار آزمایا مجرب اور شرطیہ دوا ہے دو ہی خوراک کے کھانے سے چند گھنٹوں کے اندر سانس کی ساری تکلیف دور ہو کر آدمی تندرست ہو جاتا ہے قیمت ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ)

(۲) ہر قسم کی کمزوری کو دور کرنے میں لاثانی اور مجرب ہے۔ خواہ کیسی ہی کمزوری ہو۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) فی شیشی۔

(۳) اس کے استعمال سے روزانہ تپ یہ۔ چوتھیا بخار پہلے ہی دن رک جاتا ہے ورنہ دوسرے دن تو ضرور ہی بفضل خدا رک جاتا ہے قیمت فی شیشی ۱۲ محصول ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتہر شوکرام۔ این اوڈیا خورجہ ضلع بلند شہر

اشتہار کتب

میزان الحق۔ (اردو) از پادری سی۔ جی فانڈر صاحب عربی رسم الخط۔ مطبوعہ لنڈن ۱۸۶۲ء صفحہ ۲۳۹ ۔ ۲

میزان الحق (اردو) فارسی رسم الخط مطبوعہ ۱۸۹۲ء حصہ اول صہ ۸۰ ۱/ حصہ سوم صہ ۱۲۱ ۱/ حصہ چہارم صہ ۳۰ ۱/

میزان الحق (اردو) فارسی رسم الخط مطبوعہ ۱۹۲۵ء از پادری سینٹ کلیر ٹسڈل صاحب کی تصحیح کے بعد چھپا صہ ۵۰۰ - ایک روپیہ (عہ)

میزان الحق (فارسی) بخط عربی صفحہ ۳۳۴ قیمت اصلی ۸ ر رعایتی ۲ ر

واضح رہے کہ میزان الحق پادری ٹسڈل صاحب کی تصحیح کے بعد پہلی بار ۱۹۱۴ء میں چھپا تھا۔ مگر اب وہ طبع نایاب ہے۔ اس کے ختم ہو جانے پر اُسی کو اب ۱۹۲۵ء میں چھپایا گیا ہے سنہ ۱۹۲۳ء میں اس کتاب کی کوئی ایڈیشن (جیسا کہ لوگوں کو گمان ہے) بالکل نہیں چھپی۔

اے آدم تو کہاں ہے۔ صہ ۲۹ - ۲ پائی۔

نور العظیم۔ یعنی زبور پنجابی کا قصہ صہ ۲۶ - ۴ر

حدیقۃ السوسن۔ سوسن گرے کا اردو ترجمہ ہے۔ صرف ۴ جلدیں باقی ہیں۔ صہ ۱۱۳ - ار

حقیقی عرفان۔ پادری عماد الدین صاحب کے ۱۲ رسالوں کا مجموعہ صہ ۱۵۶ - ۶ر

مسیحی مذہب کی صداقت۔ یہ پادری بی۔ بی۔ رائے کا ایک ٹریکٹ ہے صہ ۲۲ - ۳ پائی

المشتہر

سکریٹری پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی انارکلی۔ لاہور۔

نور افشاں کی توسیع اشاعت میں سرگرم اشاعت کیجئے۔

پادری ڈبلیو۔ جے کلارک صاحب ایم۔ اے مینیجر نور افشاں۔ ایمپرس روڈ لاہور کے لئے پنجابی پریس لاہور میں باہتمام لالہ دیوان چند صاحب پروپرائٹر چھپا۔